

اعلیٰ حضرت بریلوی کے ۱۲ عقائد

میرے مسلمان بھائیو! شیطانی وسوسوں کے باوجود اپنی موت سے پہلے پہلے صرف ایک مرتبہ اس تحریر کو اول تا آخر لازمی، لازمی، لازمی پڑھ لیں!

”ایمان“ کی اصل بنیاد کیا ہے؟

(الحمد لله ﷻ! ہم مسلمان ہیں اور ہمارے ایمان کی اصل بنیاد اللہ ﷻ اور اُسکے پیارے محبوب ﷺ کی سچی محبت ہی تو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی مسلمان جان بوجھ کر کبھی ان دو ہستیوں سے متعلق گستاخانہ نظریات رکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ چیز دنیا و آخرت میں اُسکی بربادی کا سبب بن سکتی ہے چنانچہ:

★ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ [سورة الاحزاب، آیت نمبر 57]

ترجمہ آیت مبارکہ: ”بے شک جو لوگ اللہ ﷻ اور اُسکے رسول ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں اللہ ﷻ کی پھٹکار ہے اور اُس نے اُنکے لئے ذلیل و خوار کر دینے والا عذاب تیار رکھا ہے۔“ ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ ﷻ ﴾

یہود و نصاریٰ کی ”گمراہی“ کی بڑی وجہ

اللہ ﷻ نے یہودیوں اور عیسائیوں کی گمراہی و بربادی کی سب سے بڑی وجہ کا ذکر یوں فرمایا ہے:

★ اَتَّخَذُواْ اَحْبَابَهُمْ وَوُضِعَ لَهُمْ آيَاتًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ۝ [سورة التوبه، آیت نمبر 31]

ترجمہ آیت مبارکہ: ”اُن (یہودی اور عیسائی) لوگوں نے اللہ ﷻ کو چھوڑ کر اپنے درویش لوگوں اور علماء کو اپنا رب بنالیا ہے۔“ (وہی) کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں کی مانتے ہیں) **نوٹ:** یہودیوں اور عیسائیوں کے اس گمراہی طرز عمل کے برعکس اللہ ﷻ نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہمیں وہی کی طرف راہنمائی فرمائی ہے:

★ اِيْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثَرٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ [سورة الاحقاف، آیت نمبر 4]

ترجمہ آیت مبارکہ: ”(کافر لوگ آپ ﷺ سے بحث کریں تو فرماؤ): لاؤ میرے پاس (اپنی کوئی) کتاب اس (قرآن) سے پہلے یا پھر علم کے (نقل شدہ) آثار، اگر تم سچے ہو۔“

تعارف: اعلیٰ حضرت اور ان کا فرقہ بریلوی فرقہ، ایک اسلامی تحریک ہے جو برصغیر میں 19 ویں صدی کے آخر میں وجود میں آئی۔

اس فرقہ کے بانی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی (1856 - 1921) تھے جنہوں نے 1904ء میں بریلی میں منظر اسلام قائم کیا۔ اعلیٰ حضرت نے اپنے نظریات اور فتاویٰ کے تحت عقائد وضع کیے، لیکن قرآن و سنت کی روشنی میں بعض عقائد کفر و شرک کے زمرے میں آتے ہیں اور یہ عقائد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہیں۔ یہ عقائد مسلمانوں کے عقائد سے بالکل مختلف ہیں۔

اس تحریر کا ”واحد مقصد اصلاح“ ہے

اس تحریر کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ بریلوی فرقہ کے عقائد قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہیں اور بعض عقائد کفر و شرک کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس میں یہ بتایا جائے گا کہ یہ عقائد اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہیں اور مسلمانوں کے صحیح عقائد سے بالکل مختلف ہیں۔ قارئین کو یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کون سے عقائد صحیح مسلم ایمان کے دائرے میں ہیں اور کون سے عقائد غلط و بدعت پر مبنی ہیں تاکہ اسلامی عقائد کی حفاظت اور صحیح تعلیمات پر عمل ممکن ہو سکے

﴿ لیجئے ملاحظہ فرمائیے! ﴾

شان رسالت ﷺ سے متعلق گستاخانہ عقائد

1 عقیدہ نمبر 1

اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں بایزید بسطامی کے دعوے کا دفاع کرتے ہیں جو انہوں نے کیا تھا کہ

لَوَانِي رَفَعَ مِنْ لَوَاءِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَى وَسَلَّمَ

میرا جھنڈا حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جھنڈے سے بلند ہوگا۔

[حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ ”تذکرۃ الاولیا“] ﴿ شبیر برادرزلاہور ﴾

اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں کہ:

”حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی نے مثنوی شریف میں اس مقام کی خوب تفصیل فرمائی ہے اور تسلط جن سے اس کی توفیق کی ہے کہ انسان پر ایک جن مسلط ہو کر اس کی زبان سے کلام کرے اور رب عزوجل اس پر قادر نہیں کہ اسے بندے پر بھیج دے، تجلی فرما کر کلام فرمائے جو اس کی زبان سے سنتے ہیں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا اعتراض باطل۔“

[فتاویٰ رضویہ، چہار دہم، صفحہ 667 ”تذکرۃ الاولیا“] ﴿ شبیر برادرزلاہور ﴾

1 وہی کا فیصلہ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْبُودًا ۝

ترجمہ آیت مبارکہ: یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقام شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اولین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد

2 [سورة اسراء ، آیت نمبر 75]

[صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 4712]

مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

لیکن علما کی یہ تاویل غلط ہے، کیونکہ ہمارے نبی ﷺ کے منہ مبارک سے کبھی اللہ نے خود کلام نہیں کیا۔ وہ صرف وہی بات فرماتے تھے جس کا انہیں حکم دیا جاتا تھا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یزید کے منہ سے اللہ بول رہا ہے اور قیامت کے دن یزید کے ہاتھ میں کوئی جھنڈا ہوگا، تو یہ دعویٰ بھی بالکل غلط ہے، کیونکہ قیامت کے دن صرف ایک ہی جھنڈا ہوگا، جو شفاعت کا جھنڈا ہوگا، اور وہ حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا۔ البتہ صحیح بخاری میں اس دوسرے جھنڈے کا ذکر آیا ہے کہ قیامت کے دن ہر غدار کے ہاتھ میں اس کی غداری کے مطابق ایک جھنڈا ہوگا۔

[صحیح بخاری، کاب الجزية، حدیث نمبر 3186]

﴿ شبیر برادرز لاهور ﴾

❷ **وهي كافيصة** مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ○

[سورة الاحزاب ، آیت نمبر 40]

[صحیح بخاری ، کتاب المناقب ، حدیث نمبر 3535]

[صحیح بخاری ، کتاب المناقب ، حدیث نمبر 3535]

[کشف المحجوب، باب 41 سکر اور صحو کا بیان، پریلوئی ترجمہ: مولانا فضل الدین گوہر صفحہ 167]

3 وَحَىٰ كَافِيهِ ۖ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝

”**ترجمہ صحیح حدیث:** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے، جب آپ ﷺ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ ﷺ کو ناگوار ہوتی تو ہم آپ ﷺ کے چہرے مبارک سے سمجھ جاتے تھے“

[صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث نمبر

[صحیح بخاری، کتاب الادب ، حدیث نمبر 6102]

عقیدہ نمبر 4 ”جب آپ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کی ہڈیوں کو مزار مقدس سے نکل کر علیحدہ علیحدہ رہا ہوا اور جب دہشت زدہ ہو کر آپ خواب سے بیدار ہوئے تو امام ابن سیرین سے تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ بہت مبارک خواب ہے اور آپ کو سنت نبوی کے پر کھنے میں وہ مرتبہ عطا کیا جائے گا کہ احادیث صحیحہ کو موضوع حدیث سے جدا کرنے کی شاخت ہو جائے گی۔“

[حضرت شیخ فریر الدین عطار ، ” تذکرۃ الاولیاء “]

[سورة سبا ، آیت نمبر 14]

○ الْعَذَابُ الْمُبِينُ

ترجمہ آیت مبارکہ : ”پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا تو جنوں کو اس کی موت زمین کی دیمک نے ہی بتائی جو اس کا عصا کھا رہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آ رہا تو جنوں پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت و خواری کے عذاب میں نہ رہتے۔“

ترجمہ صحیح حدیث: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سب سے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم پیدا کئے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اوس بن اوس کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کبھی پیش کیا جائے گا جب کہ آپ (مر کر) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کے بدن کو حرام کر دیا ہے۔“

[سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، حدیث نمبر 47]

[سنن ابو داؤد ، کتاب الصلاة ، حدیث نمبر 1047]

5- عقیدہ نمبر 5 ”انبیاء اکرام علیہ السلام کی حیات (قبروں میں) حقیقی حسی دنیاوی ہے۔۔۔۔۔ بلکہ سیدی (میرے آقا) محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہ السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ اُن کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔“

[بریلوی : مولانا احمد رضا خان صاحب " ملفوظات حصہ سوم " - صفحہ 249]

5 وَهُوَ كَافٍ فِيهِ النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۖ

[سورة الاحزاب ، آیت نمبر 6]

ترجمہ آیت مبارکہ: ”نبی ﷺ مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں“

عقیدہ نمبر 6 شیخ عبدالقادر جیلانی کے تبرکات آج بھی مختلف ذرائع سے لوگوں کو برکت اور فیض حاصل کرنے کے لیے پیش کیے جاتے ہیں، اور اس سلسلے میں مولانا الیاس قادری المعروف "پاپا جانی" کے مومے مبارک وغیرہ بھی بانٹے جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ سب رسول اللہ ﷺ کے حق تھے۔ آپ ﷺ کی وصال کے بعد بھی خلفائے راشدین، صحابہ کرام، اور اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین میں کبھی ایسا عمل رائج نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی ایسی میراث چلی۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ وہی عقیدت اپنے بزرگوں کے ساتھ رکھتے ہیں جو صرف رسول اللہ ﷺ کا حق تھی۔

6 **وهي كافيه** قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ... مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

[سورة التوبه ، آيت نمبر 24]

ترجمہ آیت مبارکہ: ”تم فرماؤ: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں۔۔۔۔۔۔ ہمیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

ترجمہ صحیح حدیث: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے دل میں میری محبت نہ ہو جائے۔“

[صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 15]

[صحیح بخاری ، کتاب الایمان ، حدیث نمبر 15]

ترجمہ صحیح حدیث: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) جب سر کے بال منڈوائے تو سب سے پہلے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال لیے تھے۔“

[صحیح بخاری، کتاب الوضو، حدیث نمبر 171]

[صحیح بخاری ، کتاب الوضو ، حدیث نمبر 171]

ترجمہ صحیح حدیث: عثمان بن عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا (راوی حدیث) اسرا ئیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں یعنی وہ اتنی چھوٹی پیالی تھی اس پیالی میں بالوں کا ایک گچھا تھا جس میں نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال تھے۔ عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو وہ اپنا برتن پانی کا بی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیتا۔ (وہ اس میں آنحضرت ﷺ کے بال ڈبو دیتے) عثمان نے کہا کہ میں تنگی کو دیکھا (جس میں موئے مبارک رکھے ہوئے تھے) تو سرخ سرخ بال دکھائی دیئے۔“

[صحیح بخاری، کتاب الباس، حدیث نمبر 5896]

7 عقیدہ نمبر 7 ”خواجہ قطب الدین بختیار کاکی صاحب (جو خلیفہ تھے خواجہ معین الدین چشتی صاحب کے) ایک دفعہ اُنکے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں مرید ہوں آیا ہوں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا: جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو مرید کروں گا۔ اُس نے کہا جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے فرمایا: تو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** تو اب ایک بار اس طرح پڑھ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ چشتی رَسُولُ اللَّهِ** کہ چونکہ راسخ العقیدہ تھا اُس نے فوراً پڑھ دیا۔ خواجہ صاحب نے اُس سے بیعت لی اور بہت کچھ خلعت و نعمت عطا فرمایا اور کہا: میں نے فقط تیرا امتحان لیا تھا کہ تجھ کو مجھ سے کس قدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ پڑھواں۔“

[خواجہ فرید الدین گنج شکر صاحب، بشت بہشت (فوائد السالکین) صفحہ 19]

7 وہی کا فیصلہ

ترجمہ صحیح حدیث: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

[صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 8]

شان الوہیت ﷺ سے متعلق گستاخانہ عقائد

8 عقیدہ نمبر 8 ”یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کر کے اس طرح سمجھے کہ سرکار بر رسالت ﷺ سے فیوض و انوار قلب شیخ پر فائز ہوتے اور اس سے چمک کر میرے دل میں آ رہے ہیں پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہو جائے گی کہ شجر و حجر و درود یوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہوگی اور پھر ہر حال اپنے ساتھ پاؤں گے۔“

[مولانا احمد رضا خان "ملفوظات حصہ دوم"، صفحہ 234]

8 وہی کا فیصلہ **وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ** ○

ترجمہ آیت مبارکہ: ”اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔“

[سورۃ الحديد، آیت نمبر 4]

9 عقیدہ نمبر 9 ”نیز اس کے لیے ایک مجرب نماز صلاۃ الاسرار ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریجی شطرنوفی بہیمۃ الاسرار میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی حضور سیدنا غوث اعظم سے روایت کرتے ہیں، اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھنے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے پھر نبی ﷺ پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ فِي فَتَاٰ عَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ

(ترجمہ: اے اللہ (عزوجل) کے رسول! اے اللہ (عزوجل) کے نبی! میری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے)

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے

يَا غَوْثَ الْمُتَّقِيْنَ وَيَا كَرِيْمَ الْكَرَمِيْنَ اَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ فِي فَتَاٰ عَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ

(ترجمہ: اے جن وانس کے فریاد دہ اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے)۔“

[محمد امجد علی اعظمی، بہار شریعت، جلد چہارم، صفحہ 686]

[سورۃ الانعام، آیت نمبر 162]

9 وہی کا فیصلہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ترجمہ آیت مبارکہ: ”اے نبی ﷺ تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔“

ترجمہ صحیح حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ“ یہ کلمات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہے جب انہیں آگ میں ڈالا گیا، اور یہی کلمات حضرت محمد ﷺ نے اس وقت فرمائے جب (منافقوں نے) کہا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا لشکر جمع کر لیا ہے، لہذا ان سے ڈرو۔ مگر اس بات نے اہل ایمان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا، اور انہوں نے کہا: اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

[صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 4563]

10 عقیدہ نمبر 10 ”اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: مگر میں نے کبھی اس قسم کی مدد نہ طلب کی جب کبھی میں نے اشتغالت کی (یعنی مدد مانگی) یا غوث ہی کہا ایک دروازہ پکڑیئے اور مضبوطی سے پکڑیئے۔“

10 وہی کا فیصلہ

إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ ○

ترجمہ آیت مبارکہ: ”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔“

ترجمہ صحیح حدیث: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کام سخت تکلیف و پریشانی میں ڈال دیتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: ”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ“ اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں۔“

[جامع ترمذی، کتاب: مسنون ادعیہ و اذکار، حدیث نمبر 3524]

11 عقیدہ نمبر 11 ایک مرتبہ سید جنید بغدادی دریائے دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ یہ کہتے ہوئے اُس پر زمین کے مثل چلنے لگے۔۔۔ ایک شخص نے عرض کی: ”میں کس طرح آؤں؟“ فرمایا: ”یا جنید، یا جنید“ کہتا چلا۔ اس نے ہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب نیچ دریا میں پہنچا، شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ ﷺ کہیں اور مجھ سے ”یا جنید“ کہلاتے ہیں۔۔۔ اس نے یا اللہ ﷺ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا: ”حضرت، میں چلا!“ فرمایا: ”وہی کہو، یا جنید، یا جنید“۔۔۔ اُس نے کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔۔۔ فرمایا: ”ارے نادان، ابھی تو جنید تک پہنچا نہیں، اللہ ﷺ تک رسائی کی ہوس ہے؟“

[مولانا احمد رضا خان، ملفوظات حصہ اول، صفحہ 97]

11 وَہی کا فیصلہ

ترجمہ آیت مبارکہ: ”یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور برائی ٹال دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

ترجمہ صحیح حدیث: ”سیدنا عبد اللہ بن عباس ے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے بیٹے! تو اللہ ﷻ کے احکام کی حفاظت کر اللہ ﷻ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ ﷻ کے حقوق کا خیال رکھ تو اُسے اپنے سامنے پائے گا۔“ (اِذَا سَأَلْتُ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ) (ترجمہ: جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ﷻ سے کرنا اور جب تو مدد طلب کرے تو صرف اللہ ﷻ ہی سے مدد طلب کرنا) اور جان لے کہ اگر پوری امت بھی جمع ہو کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ ﷻ چاہے۔ اور اگر پوری امت بھی جمع ہو کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ ﷻ چاہے (نقدیر لکھنے کے بعد) قلم اٹھ گئے اور صفحے خشک ہو گئے۔“

[نوٹ: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن صحیح کہا ہے۔] [جامع ترمذی، کتاب صفة القيامة، حدیث نمبر 2516]

12 عقیدہ نمبر 12

جب یہ ٹھہرا کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کر سکتا ہے وہاں ہی خدا بھی خود اپنے واسطے کر سکتا ہے، تو جائز ہوا کہ اُن کا خدا زنا کرے، شراب پیے، چوری کرے، بہتوں کو پوجے، پیشاب کرے، پاخانا پھرے، اپنے آپ کو آگ میں جلانے، دریا میں ڈبانے، سر بازار بد معاشوں کے ساتھ دھول پھڑ لڑے، جوتیاں کھائے وغیرہ وغیرہ وہ کون سی ناپاکی، کون سی ذلت، کوئی خوارگی ہے جو ان کے خدا سے اٹھ رہے گی۔۔۔ [مولانا احمد رضا بریلوی، فتاویٰ رضویہ، جلد پانزدہم]

12 وَہی کا فیصلہ

ترجمہ آیت مبارکہ: اور (اے مسلمانو!) تم ان (جھوٹے معبودوں) کو گالی مت دو جنہیں یہ (مشرک لوگ) اللہ کے سوا پوجتے ہیں پھر وہ لوگ (بھی جواباً) جہالت کے باعث ظلم کرتے ہوئے اللہ کی شان میں دشنام طرازی کرنے لگیں گے۔

آخری وصیت

سیدنا عبد اللہ بن عباس ے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے 3- ماہ پہلے حجۃ الوداع کے موقع پر وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

☆ **ترجمہ صحیح حدیث:** ”بے شک میں اپنے بعد تم میں دو ایسی عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر اُنھیں مضبوطی سے پکڑ لو گے تو بھی کراہ نہ ہو گے: ① اللہ ﷻ کی کتاب اور

② اُسکے رسول ﷺ کی سنت (صحیح احادیث سے ماخوذ ہو)۔“ [الموطاء للامام مالك "كتاب القدر" حدیث نمبر 1628، المستدرک للحاکم "كتاب العلم" حدیث نمبر 318]

☆ **نوٹ:** اللہ ﷻ نے علماء اور روایتوں کی تعلیمات کی بجائے اپنی وَہی (قرآن اور اسکی تفسیر یعنی صحیح احادیث) کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے۔ [سورة الحجر، آیت نمبر 9]

نوٹ: ﴿اجماعُ اُمت﴾ کو حُجَّت ماننا دراصل قرآن و صحیح احادیث کا حکم ماننے میں ہی داخل ہے: [النساء: 115]، [المستدرک للحاکم "كتاب العلم" حدیث نمبر 399] اگر قرآن و سنت (صحیح حدیث) اور اجماع اُمت کی مخالفت نہ آئے تو ﴿قیاس یا اجتہاد﴾ کرنا جائز ہے: [المُصنّف لابن ابی شیبہ "كتاب البيوع والاقضية" اثر نمبر 22,990]